بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیامت کے دن کن لوگوں کے چہروں پر گوشت نہیں ہوگا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ حدیث پاک کے مطابق کن لوگوں کے چہروں پر قیامت کے دن گوشت نہیں ہوگا؟

جواب

سوال میں مذکورہ وعید حدیث پاک میں دو طرح کے افراد کے لیے بیان کی گئی ہے۔ (1) بلاضرورت شرعیہ فقط مال بڑھانے کے لیے دوسروں سے سوال کرنے والا۔ (2) قرآن پاک کو مال اکٹھا کرنے کا ذریعہ بنانے والا۔ یہ دو افراد روزقیامت اس طرح آئیں گے کہ ان کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا۔ نیز چہرے پر گوشت نہ ہونے کے محدثین کرام نے چند مطلب بیان فرمائے ہیں: (1) یہ شخص قیامت میں ایسے آئیں گے کہ ان کی کوئی قدر و منزلت نہیں ہوگی۔ (2) حقیقت میں ان کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا۔ (3) ان کے چہرے پر ایک خاص علامت ہوگی، جسے دیکھتے ہی لوگ ان کو پہچان جائیں گے۔

جزئیات بالترتیب درج ذیل ہیں:

(1) بلاضرورت شرعیہ سوال کرنے والے کے چہرے پر قیامت والے دن گوشت نہیں ہوگا۔ چنانچہ بخاری شریف کی حدیث پاک ہے: ”مایزال الرجل یسأل الناس حتی یأتي یوم القیامة لیس في وجهه مزعة لحم“ ترجمہ: آدمی لوگوں سے مانگتا رہتا ہے، یہاں تک کے قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا۔ (صحیح بخاری، باب من سال الناس تکثراً، جلد 2، صفحہ 123، مطبوعہ، دار طوق النجاۃ)

اسی طرح شعب الایمان کی حدیث پاک ہے: ”عن ابن عباس رضي اللہ عنهما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم من سأل الناس في غیر فاقة نزلت به أو عیال لا یطیقهم جاء یوم القیامة بوجه لیس علیه لحم“ ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لوگوں سے سوال کرے، حالانکہ نہ اُسے فاقہ پہنچا، نہ اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا، تو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اُس کے منہ پر گوشت نہ ہوگا۔ (شعب الإیمان، باب فی الزکاۃ، فصل فی الاستعفاف عن المسألۃ، جلد 5، صفحہ 168، مطبوعہ انڈیا)

اس حدیث پاک کے تحت مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح میں ہے: ”أي قطعة یسیرة من اللحم، قال الطیبي: أي یأتي یوم القیامة ولا جاه له ولا قدر، من قولهم لفلان وجه في الناس أي قدر ومنزلة أو یأتي فیه ولیس علی وجهه لحم أصلا إما عقوبة له

وإما إعلاما بعمله اهـ وذلك بأن يكون علامة له يعرفه الناس بتلك العلامة أنه كان يسأل الناس في الدنيا فيكون تفضيحا لحاله وتشهير الماله وإذلالا له كما أذل نفسه في الدنيا وأراق ماء وجهه بالسؤال" ترجمہ : **(مزعة کا مطلب) یعنی گوشت کا کوئی معمولی سا ٹکڑا۔** علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر کوئی وقار اور عزت نہیں ہوگی، کیونکہ عرب کہتے ہیں : 'فلاں شخص کا لوگوں میں چہرہ ہے' یعنی اس کی قدر و منزلت اور عزت ہے ۔ یا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر سرے سے گوشت ہی نہیں ہوگا؛ یا تو اس کے لیے بطورِ سزا ہوگا یا اس کے عمل کی علامت کے طور پر ہوگا ۔ یعنی اس کے چہرے پر ایسی علامت بنا دی جائے گی جس سے لوگ اسے پہچان لیں گے کہ یہ وہ شخص ہے جو دنیا میں لوگوں سے مانگا کرتا تھا ۔ اس طرح اس کے حال کو رسوا اور اس کے عمل کو ظاہر کیا جائے گا، اور اسے ذلیل کیا جائے گا، جیسے اس نے دنیا میں لوگوں سے مانگ کر اپنے آپ کو ذلیل کیا اور سوال کرتے ہوئے اپنی عزت و آبرو گنوائی تھی ۔

(مرقاۃ المفاتیح، باب من لا تحل له المسالة ۔ ۔ ۔ جلد 4، صفحہ 1309، مطبوعہ بیروت)

مفسر شہیر حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں : **"یعنی پیشہ ور بھکاری اور بلا ضرورت لوگوں سے مانگنے کا عادی قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرے میں صرف ہڈی اور کھال ہوگی گوشت کا نام نہ ہوگا ۔ جس سے محشر والے پہچان لیں گے کہ یہ بھکاری تھا، یا یہ مطلب ہے کہ اس کے چہرے پر ذِلّت و خواری کے آثار ہوں گے، جیسے دنیا میں بھی بھکاری کا منہ چھپا نہیں رہتا، لوگ دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں کہ یہ سائل ہے ۔" (مراۃ المناجیح، جلد 3، صفحہ 56، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)**

(2) قرآن کو کمائی کا ذریعہ بنانے والے کے چہرے پر بھی قیامت والے دن گوشت نہیں ہوگا ۔ چنانچہ شعب الایمان کی حدیث پاک ہے : "قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قرأ القرآن يتأكل به الناس جاء يوم القيامة ووجهه عظم ليس عليه لحم" **ترجمہ : جو قرآن پڑھ کر آدمیوں سے کھانا مانگے گا، قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت نہ ہوگا، نری ہڈیاں ہوں گی ۔**

(شعب الاِیمان، فصل فی ترک المباھاۃ بقراۃ القرآن، جلد 4، صفحہ 195، مطبوعہ، انڈیا)

اس حدیث پاک کی شرح میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : **"جیسا آج کل دیکھا جا رہا ہے کہ بعض بھکاری مسجدوں میں بلکہ گلی کوچوں میں تلاوت کرتے پھرتے ہیں اور ہاتھ پھیلایا ہوتا ہے یہ حرام ہے کہ اس میں قرآن کریم کی توہین ہے ۔ ۔ اس طرح کہ بھکاری چند لقمے حاصل کرنے کے لیے دروازہ پر بجائے صدا دینے کے قرآن کریم پڑھے تاکہ لوگ کچھ دے دیں ۔ ۔ ۔ یعنی ان کے چہروں پر ذلت و خواری چھائی ہوگی جیسے آج بھی بعض لوگوں کو دیکھتے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ فقیر بھکاری ہے ۔" (مرآۃ المناجیح، جلد 3، صفحہ 281، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)**

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر : FatwaQA-073

تاریخ اجراء: 17 ربیع الاول 1448ھ/31 اگست 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net